127373 ـ سب مساجد كى بجائے كچھ مساجد كو اعتكاف كے ليے مخصوص كرنے كا حكم

سوال

ہمارے ملك ميں گورنمنٹ كچھ مساجد كو اعتكاف كے ليے مخصوص كرتى ہے، اور باقى مساجد كو اعتكاف كے ليے مخصوص نہيں كيا جاتا، كچھ لوگ ان مساجد ميں اعتكاف كرنا چاہتے ہيں، ميرا سوال يہ ہے كہ اگر ان مساجد كے ملازمين لوگوں كو اعتكاف كرنے كى اجازت دينے سے گنہگار تو نہيں ہونگے كہ انہوں نے حكمران كى نافرمانى كى ہے ؟

اور كيا وہ اللہ تعالى كے درج ذيل فرمان ميں داخل ہوتے ہيں ؟

فرمان بارى تعالى ہے:

اور اس شخص سے زيادہ كون ظالم ہو سكتا ہے جو ان مساجد ميں اللہ كا ذكر كرنے سے روكتا ہے .

اور اگر وہ اس فعل سے گنہگار ہوتے ہوں تو پھر ولى الامر كى اطاعت كہاں گئى ؟

اور خاص كر جب دوسرى مساجد ايسى ہيں جہاں اعتكاف كرنے كى اجازت ہے، برائے مہربانى اس كے متعلق معلومات فراہم كر كے جزائے خير حاصل كريں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

زمين ميں مساجد ہى سب سے قابل شرف جگہيں ہيں اور يہ اللہ كے گھر ہيں جو اللہ كى عبادت نماز كى ادائيگى اور قرآن مجيد كى تلاوت اور اللہ كے ذكر اور شرعى علم كى تعليم و تعلم اور اعتكاف كے ليے تعمير كيے گئے ہيں.

اسى كے متعلق رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" يہ مساجد تو اللہ تعالى كے ذكر اور نماز اور قرآن مجيد كى تلاوت كے ليے ہيں "

صحيح مسلم حديث نمبر (285).

اس لیے ہر مسلمان شخص کو مساجد میں داخل ہونے اور اللہ کی عبادت کرنے کا حق حاصل ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ یہ سب کچھ شرعی طریقہ کے مطابق ادا کیا جائے.

اس بنا پر جو شخص بھی کسی مسجد میں اعتکاف کرنا چاہتا ہو تو اسے اعتکاف کرنے کا حق حاصل ہے اور کوئی بھی اسے منع نہیں کر سکتا، جو کوئی بھی اسے ایسا کرنے سے منع کرتا ہے خدشہ ہے کہ وہ درج ذيل فرمان باری تعالی میں داخل ہوگا:

اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ کی مساجد میں اللہ کا ذکر کرنے سے روکے، اور مساجد کو برباد کرنے کی کوشش کرے، انہیں تو اس میں اللہ سے ڈرتے ہوئے داخل ہونا چاہیے تھا، ان کے لیے دنیا و آخرت میں عذاب عظیم ہے البقرۃ (114).

یعنی اس سے بڑھ کر ظالم کوئی نہیں ہو سکتا.

اس حرمت کی تاکید اس بھی ہوتی ہے کہ جب یہ اعتکاف کرنے والے لوگ متبع السنت ہوں، اور لوگوں کو بدعات سے بچنے کی تلقین کرتے ہوں، اور زمین میں فتنہ و فساد مچانے سے منع کرتے ہوں، اور انہیں مساجد میں اعتکاف کرنے سے روك کر تنگ کا جائے.

اس حالت میں جو کوئی بھی لوگوں مساجد میں اعتکاف کرنے اور مساجد میں رہ کر نماز کی ادائیگی اور تلاوت قرآن اور اللہ کا ذکر کرنے سے روکنے کی کوشش کرے تو وہ گنہگار ہے، اور وہ اس آیت کی وعید میں داخل ہے، اور جو اس میں ان کی معاونت کرتا ہے وہ بھی اسی طرح اس میں شامل ہوگا.

رہے مساجد کے ملازمین تو ان کے متعلق گزارش ہے کہ اگر یہ ملازمین مساجد میں اعتکاف کرنے والوں کو روکنے والوں کے مقابلہ میں کھڑے ہو سکتے ہیں اور اللہ کے لیے ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں تو ان پر ایسا کرنا بہت ضروری اور واجب ہے، انہیں ایسا ضروری کرنا چاہیے اس کے علاوہ وہ کچھ نہ کریں.

اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے تو انہیں اعتکاف کرنے والوں کے ساتھ نرمی اختیار کرنی چاہیے، اور وہ ان سے کہیں کہ وہ اعتکاف نہ کریں، کیونکہ اس میں کوئی حکمت نہیں کہ انسان مسجد میں اعتکاف کرے اور اس کے نتیجہ میں اس کے مسلمان بھائی کو ضرر و نقصان پہنچے.

ہو سکتا ہے جن مساجد میں اعتکاف کرنے کی اجازت دی گئی ہے اس میں ان کا اعتکاف کرنا اس کے لیے بھی اور

باقی مسلمانوں کے لیے بھی خیر و بھلائی کا باعث ہو اور اس طرح وہ بہت زیادہ مسلمانوں کے ساتھ میل جول کر سکتا ہے، اور امید ہے کہ وہ اس طرح باقی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت اور انہیں احکام شریعت بتانے کا سبب بن سکےگا، یا پھر وہ کوئی شخص نصیحت حاصل کر سکےگا.

دوم:

بعض اوقات سب مساجد میں اعتکاف کرنے سے منع کرنے کو قبول بھی کیا جا سکتا ہے کہ باقی مساجد چھوٹی ہیں اور وہ تنگ ہیں اس لیے وہاں اعتکاف کرنے سے نمازیوں کو تنگی اور تکلیف ہوگی.

واللہ اعلم .